

## 293857-کیا روزہ افطار کرتے ہوئے طاق عد میں کھجوریں کھانا مستحب ہے؟

سوال

طاق عد میں کھجوریں کھا کر روزہ افطار کرنا بُنی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے؟ نیز طاق عد میں کھجوریں کھانا صرف رمضان میں مسنون ہے یا غیر رمضان میں بھی سنت ہے؟

پسندیدہ جواب

بُنی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دو موقع کے علاوہ ایسا کہیں ثابت نہیں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم طاق عد میں کھجوریں کھانے کا اہتمام کرتے ہوں:

پہلی جگہ: عید الفطر کی نماز کے لیے گھر سے نکلتے وقت۔

اس کی دلیل صحیح بخاری: (953) میں سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: (آپ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن نماز کے لیے اس وقت تک نہیں نکلتے تھے جب تک کھجوریں نہ کھائیتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم طاق عد میں کھجوریں کھاتے۔)

دوسری جگہ: نہار منہ سات کھجوریں کھانا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (جو شخص بھی نہار منہ سات مجبوہ کھجوریں کھائے تو اس دن اسے زہر یا جادو نقسان نہیں دے گا۔) صحیح بخاری: (5445)، صحیح مسلم: (2047)

جبکہ روزہ افطار کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اتنا ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تازہ یا خشک کھجوریں استعمال کرتے تھے، یہ ثابت نہیں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخصوص تعداد میں کھجوریں کھانے کا اہتمام کیا ہو، یا طاق تعداد میں کھجوریں تناول فرمائی ہوں۔

نیز اس حوالے سے ذکر کی جانے والی روایت ضعیف ہے۔

جیسے کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: (آپ صلی اللہ علیہ وسلم تین کھجروں یا کسی ایسی چیز سے افطاری کرنا پسند کرتے تھے جو آگ پر کپی ہوئی نہ ہو) مسند ابو یعلی: (3305)

لیکن یہ روایت صحیح نہیں؛ ضعیف ہے، دیکھیں: "سلسلۃ الاحادیث الصعییۃ" از ابافی (966)

تو کچھ اہل نے صرف انہی چیزوں میں طاق عد کا خیال رکھنے کو اختیار کیا ہے جن کا ذکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا ہے، اس کے علاوہ جگہوں میں طاق عد کا خیال نہ رکھا جائے۔

چنانچہ ایخ بن عشیم رحمہ اللہ کرتے ہیں:

"طاق عد میں کھجوریں کھا کر روزہ افطار کرنا واجب بلکہ سنت بھی نہیں ہے کہ تین، پانچ، یا سات یا نو کھجوریں افطاری میں تناول کرے، صرف عید الفطر کے دن ثابت ہے؛ کیونکہ یہ ثابت ہے کہ: (آپ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن نماز عید کے لیے کھجوریں کھائے بغیر نہیں جاتے تھے اور آپ طاق عد میں کھجوریں لیتے۔) اس کے علاوہ کسی بھی موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طاق عد میں کھجوریں کھانے کا اہتمام نہیں کیا۔" ختم شد

"فتاویٰ نور علی الدرب" (2/11)

جگہ کچھ اہل علم نے اس معاملے میں وسعت اختیار کی ہے، انہوں نے اس حوالے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان: (یقیناً اللہ تعالیٰ وترہے اور وتر کو پسند کرتا ہے۔) اس حدیث کو امام بخاری: (6410) اور مسلم: (2677) نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

اسی طرح مصنف عبد الرزاق: (498/5) میں یہ حدیث بیان ہوتی ہے، پھر اس کے بعد امام عبد الرزاق کہتے ہیں: "ابن کعب کہتے ہیں: ابن سیرین ہر چیز طاقت عدد میں استعمال کرنے کو منجب سمجھتے تھے، حتیٰ کہ کھانے کی چیزوں بھی طاقت عدد میں استعمال کرتے۔" اس اثر کی سند صحیح ہے۔

اسی طرح "إعانته الطالبين" (2/278) میں ہے کہ:  
"بہتر یہ ہے کہ روزہ تین کھجروں سے افطار کرے، اور اگر کھجور نہ ہو تو کوئی بھی چیز تین عدد لے۔" ختم شد

علامہ الحنفی صاحب الفوزان حفظہ اللہ سے پوچھا گیا:  
کیا طاقت عدد کا اہتمام ہر قسم کی مباح چیزوں میں ہو گا؟ مثلاً: قوہ وغیرہ پیتے ہوئے بھی؟ یا پھر صرف انہی چیزوں کو طاقت عدد میں یا جائے گا جس کے متعلق نص موجود ہے؟

تو آپ حفظہ اللہ نے جواب دیا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ: تمام اقوال و افعال میں طاقت عدد کا اہتمام کیا جائے یہ سنت ہے۔" ختم شد

اسی طرح الحنفی عبد الحکیم الحنفی حفظہ اللہ سے پوچھا گیا:  
کیا کھانے پینے میں طاقت عدد کا خیال رکھتے ہوئے بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت ہو سکتی ہے؟

تو انہوں نے جواب دیا:

"بھی ہاں، ہو سکتی ہے؛ لہذا جب کھجروں وغیرہ کھانے تو طاقت عدد میں تین، سات طاقت عدد میں کھانے؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ وترہے اور وتر پسند فرماتا ہے۔" ختم شد

ایسے موقع پر طاقت عدد کا اہتمام کرنے والا شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عید الفطر کے دن طاقت کھجروں کا اہتمام کرنے کو دلیل بناتا ہے، اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہار منہ طاقت عدد میں کھجروں لینے کی ترغیب دلائی ہے، تو جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طاقت عدد میں تازہ اور خشک کھجور عید الفطر کے دن منتخب کی میں تو اسی طرح افطاری کے وقت بھی یہی معاملہ ہونا چاہیے۔

تاہم اس حوالے سے ان شاء اللہ وسعت ہے، لہذا اگر کوئی شخص طاقت عدد اپنائے کہ سابقہ عمومی دلائل اس کی ترغیب میں آسکتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مذکورہ جگہوں میں عمل بھی اس کی تائید کرتا ہے، یا پھر طاقت عدد میں کھجروں لینے کے متعلق مخصوص حدیث ضعیف ہونے کے باوجود بھی اسے دلیل بنائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اور اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ تازہ یا خشک کھجروں سے روزہ افطاری کسی بھی طرح سے ہو سکتی ہے اس کے لیے طاقت عدد کا اہتمام کرنے کی ضرورت نہیں ہے؛ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مخصوصی طور اس کا اہتمام ثابت نہیں ہے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

واللہ اعلم